REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۰　　شمارہ ۴۹

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ قادیان

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۵۲ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۳ رصفر ۱۴۰۲ ھ　　۳ رفتح ۱۳۶۰ ہش　　۳ ردسمبر ۱۹۸۱ ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ رنبوت (نومبر)۔ حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں الفضل مجریہ ۲۲/۱۱/۸۱ کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور اِن دنوں اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ اور حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کا ہر آن حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

قادیان ۳۰ رنبوت (نومبر)۔ لندن سے بذریعہ تار یہ اطلاع ملی ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے گذشتہ دنوں بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے جسم کے کسی حصہ پر فالج کا اثر ہوگیا ہے۔ گو بعد میں بفضلہ تعالیٰ یہ اندیشہ غلط ثابت ہوا! تاہم محترمہ ممدوحہ کی طبیعت ہنوز ناساز ہی چلی آرہی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے محترمہ ممدوحہ کو کامل صحت و شفایابی سے نوازے۔ آمین۔

● — آج ہی ربوہ سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ تشویشناک اطلاع بھی ملی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو گُردے کی شدید تکلیف لاحق ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے حالت غیر تسلی بخش ہے۔ احباب خاص طور سے دُعا فرمائیں کہ شافیٔ مطلق خدا محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو معجزانہ رنگ میں کامل و عاجل شفایابی سے نوازے۔ آمین۔

● — اسی طرح بذریعہ ڈاک ربوہ سے آج ہی یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ محترم میر سید احمد صاحب ناصر (باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

جلسہ سالانہ کی غیر معمولی عظمت و اہمیت اور مہتم بالشان اغراض و مقاصد

بانیٔ جلسہ سالانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بصیرت افروز تحریرات کے آئینہ میں

جماعتِ احمدیہ کا ۹۰ واں سالانہ جلسہ اپنی مخصوص دینی روایات اور امتیازی شان و شوکت کے ساتھ مرکزِ احمدیت قادیان کے مُقدس رُوحانی ماحول میں مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ رفتح ۱۳۶۰ ہش بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ ردسمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ ہمارا یہ بابرکت رُوحانی اجتماع اپنے اندر کس درجہ غیر معمولی عظمت و اہمیت رکھتا ہے، اور اس کے پسِ پُشت کون کون سے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کار فرما ہیں۔؟ اس ضمن میں خود بانیٔ جلسہ سالانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض رُوح پرور اور بصیرت افروز تحریرات ذیل میں نقل کی جاتی ہیں —— (ایڈیٹر بدر)

(۱) "سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعثِ ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صُحبت میں آکر رہے۔ یا چند دفعہ تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اُوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ ردسمبر سے ۲۹ ردسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ ردسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ ردسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔"

(۲) "اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور اُن دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔"

(۳) "ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔"

(۴) "اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور اُن کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزّت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی۔" (اشتہار مشمولہ آسمانی فیصلہ صفحات الف تا د)

(۵) "اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقعہ ملے۔ اور ان کے معلومات وسیع ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔"

(۶) "پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ اور اس جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔"

(۷) "ماسوا اس کے اِس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شُدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

(اشتہار ۷ ردسمبر ۱۸۹۲ء)

(۸) "اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلیں کہ ان کے دِل آخرت کی طرف بکلّی جُھک جائیں۔ اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خُدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دِلی اور باہم محبت، اور مُواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکساری اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔" (شہادت القرآن صفحہ ۹۸)

(۹) "لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے، ہر ایک صاحب ضرور تشریف لائیں ۔۔۔۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بُنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ ردسمبر ۱۸۹۲ء)

(۱۰) "کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقّت سرمایہ میسّر آجاوے گا۔"

(اشتہار آسمانی فیصلہ صفحہ الف تا د)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ر فتح ۱۳۶۰ ہش

مامورِ وقت کی مقبول دُعاؤں سے وافر حصہ پانے کا انمول اور نادر موقع

مامورینِ الٰہی کی بعثت سے قبل انسانی معاشرہ مختلف قسم کی بداعمالیوں اور ناگفتہ بہ اخلاقی کمزوریوں کی آماجگاہ بن جانے کے باعث ظہر الفساد فی البرّ والبحر کا ایک ایسا بھیانک اور گھناؤنا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے جس پر اخلاق و روحانیت کے پاکیزہ رشتے نوحہ کناں ہوتے ہیں، اور شرافت و انسانیت کے جھنڈے مارے شرم کے سرنگوں ہوئے جاتے ہیں ——— ایسے میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء کی بعثت ضلالت و گمراہی کی دبیز و کہنہ تاریکیوں میں بھٹکتی ہوئی رُوحِ انسانی کے لئے اُمید کی ایک کرن بن کر نمودار ہوتی ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام تیرہ و تار ماحول کو اپنی لمعاتِ انوار سے بقعۂ نور بنا دیتی ہے۔

آن کی آن میں نقشۂ عالم پر رُونما ہونے والا یہ عظیم الشان رُوحانی انقلاب جہاں مامورینِ الٰہی کی اپنی خداداد قوتِ قدسی اور پُرکشش اُسوۂ حسنہ کا پرتو ہوتا ہے وہاں اس کے پس پشت غایت درجہ سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی ان کی وُہ عاجزانہ اور متضرعانہ دُعائیں بھی کارفرما ہوتی ہیں جو آخرِ شب کی تنہائیوں میں سجدہ گاہِ زمین سے اُٹھ کر عرشِ الٰہی کی رفعتوں تک پہنچتی ہیں۔ اور وہاں سے شرفِ قبولیت حاصل کر کے مذہبی دُنیا میں ایک ایسے عظیم انقلاب کو جنم دیتی ہیں جو رُوحانی اعتبار سے ایک نئی زمین اور ایک نئے آسمان کی تخلیق کا درجہ رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ مامورین کی یہی سُنّت ہمیں مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیّبہ میں بھی نمایاں طور سے جھلکتی دِکھائی دیتی ہے۔ فی زمانہ آپؑ کی بعثت کا اہم اور بنیادی مقصد یقیناً انسانی معاشرہ کے بکھرے ہوئے کھنڈرات کی ازسرِ نو تعمیر کر کے دُنیا میں ایک ایسے ہی پاکیزہ اور مہتم بالشان رُوحانی انقلاب کی بنیاد رکھنا تھا جو بلا استثناء ہر نوعِ بشر کے لئے اپنے اندر رُوحانی اور قلبی تسکین کے مکمل سامان رکھتا ہو۔ اس اہم مقصد کی تکمیل کے لئے جہاں آپ نے اپنی خداداد قوتِ قدسی کے ذریعہ اپنے متبعین کی ایک خاص دینی ماحول میں باطنی تربیت فرمائی، وہاں اُن کی رُوحانی اور اخلاقی استعدادوں کی مکمل نشو و نما کے لئے دُعاؤں کے اِس ہتھیار کو بھی کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑا جو تیر بہدف ہونے کے ناطے کبھی خطا نہیں جاتا۔ چنانچہ سلسلہ بیعت کا آغاز کرنے سے پہلے حضورؑ نے اپنے متبعین کو بذریعہ اشتہار اس امر کی پیشگی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا :—

”خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اِس عاجز کی دُعاؤں اور اِس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اُس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیتِ باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور اُن کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں۔ اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے ......۔ سو مَیں بتوفیق تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا۔ اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں رہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا۔“ (اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

اپنے اِس مقدس عہد کو سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخر دم تک کس طرح نبھایا اس اجمال کی مختصر سی تفصیل بھی خود حضور ہی کے مبارک الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔ فرماتے ہیں :—

”میرے دِل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ مَیں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ اور طہارت اختیار کرلے۔ مَیں اتنی دُعائیں کرتا ہوں کہ دُعا کرتے کرتے ضُعف کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۲)

غایت درجہ سوز و گداز اور درد و الحاح میں ڈوبی ہوئی یہی وہ متضرعانہ دُعائیں تھیں جو بارگاہ ایزدی میں شرفِ قبولیت سے سرفراز ہوئیں۔ اور ان کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے حضورؑ کو صحابہؓ کی ایک ایسی پاک باطن اور وفا شعار جماعت عطا فرمائی جس کے بلند پایہ اخلاص، نیکی اور طہارت و پاکیزگیٔ نفس کا بچشمِ خود مشاہدہ کرنے کے بعد آپؑ نے فرمایا ؎

مبارک وہ جو اَب ایمان لایا
صحابہؓ سے مِلا جب مجھ کو پایا

فداکارانِ جماعت کے لئے اپنی ان ہی شبانہ روز دُعاؤں میں مزید توجہ اور انہماک پیدا کرنے کے لئے سیّدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باذن الٰہی ۱۸۹۱ء میں مستقل بنیادوں پر جلسہ سالانہ کا اجراء فرمایا۔ اور اس کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد میں سے ایک اہم غرض یہ بیان فرمائی کہ :—

(جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے) ”ان دوستوں کے لئے دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی۔“ (رسالہ آسمانی فیصلہ صفحہ ۸ تا ۹)

اِس تعلق سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے سفر و حضر کی ہر قسم کی صعوبتیں اور تکالیف دلی بشاشت کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے قادیان آنے والے احباب کے لئے بارگاہِ ربّ العزّت میں جو مقبول دُعائیں فرمائیں وہ یقیناً اُسی طرح مستقل اور دائمی نوعیت کی حامل ہیں جس طرح ہمارا یہ مقدس رُوحانی اجتماع مستقل اور دائمی حیثیت رکھتا ہے۔ پس ہر وہ مخلص احمدی جو اپنے روحانی آقا و مطاع سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں انوار و برکاتِ سماوی سے معمور اس مقدس روحانی اجتماع میں شمولیت کے نیک ارادے سے رختِ سفر باندھتا ہے وہ آج بھی حضور علیہ السلام کے قلبِ صافی سے نکلی ہوئی اِن مقبول بارگاہِ الٰہی دُعاؤں سے وافر حصّہ لیتا ہے :—

”ہر ایک صاحب جو اِس للّہی سفر کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے۔ اور اُن کے ہم و غم دُور فرمائے۔ اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عطا کرے۔ اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطا! اور رحیم اور مشکل کُشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر، اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔“ (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ان ہی لازوال اور بیش بہا آسمانی نعمتوں سے بہرہ ور کرنے کے لئے جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام ایک مرتبہ پھر ہماری زندگیوں میں آ رہے ہیں۔ آج پھر سیّدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے ان انمول دُعائیہ کلمات سے وافر حصّہ پانے کی سعادت فداکارانِ احمدیت کی منتظر ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور کی انفاسِ قدسیہ سے معمور قادیان کے تمام مقدس مقامات ایک مرتبہ پھر شمعِ احمدیت کے پروانوں کو اپنے سینے سے لگانے کے لئے بے قرار ہیں۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ احمدی جو جلسہ سالانہ کی ان تمام آسمانی برکات و فیوض سے وافر حصّہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ افراد کو ان سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

خورشید احمد انور

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ کی ذمہ داری اتنی بڑی ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو اسے پوری طرح نبھانا انسان کا کام نہیں

اس جلسہ کی غرض ایک ایسی جماعت کی تربیت کرنا ہے جس کے ذمہ اس زمانہ میں ساری دنیا میں تبلیغِ اسلام کا کام کیا گیا ہے

تم اپنی ذمہ داریوں کو پورا سال نبھاؤ اور اسلام کا حسن اور نور اپنی زندگیوں میں پیدا کر کے دنیا کیلئے نمونہ بن جاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۹ فتح ۱۳۵۹ ہش مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اپنی بیماری (گردے کی انفیکشن) کی ضروری تفصیل بیان کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو دعا کی تحریک فرمائی۔ بعد ازاں حضور نے فرمایا:۔

جلسہ سالانہ بس آ ہی گیا۔ ۲۲ تاریخ سے جلسے کا انتظام شروع ہو جاتا ہے۔ ہر سال چونکہ جلسہ آتا ہے اور سہولت کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمتوں کے ساتھ گزر جاتا ہے۔ اس لئے عام طور پر دوست یہ محسوس نہیں کرتے کہ کس قدر بڑی ذمہ داری جلسہ سالانہ کی احبابِ جماعت پر ہے۔ مجھ پر بھی اور آپ پر بھی۔ گزشتہ برس ہمارے بڑے محتاط اندازہ کے مطابق ڈیڑھ لاکھ مرد و زن جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔ اور ہمارے اندازہ کے مطابق قریباً پندرہ بیس ہزار ہمارے دوست تھے۔ جو اس وقت تک ابھی جماعت میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ ان میں سے بہت سے بعد میں ہو گئے۔ بہت سے نہیں ہوئے۔ کیونکہ

مذہب کا تعلق دل سے ہے

جب تک دل نہ مانے کسی کو کوئی عقائد قبول کرنے نہیں چاہئیں۔ یہ نفاق ہے۔ اور نفاق جو ہے وہ اسلام پسند نہیں کرتا۔ بہرحال اس سال ہم امید رکھتے ہیں کہ گزشتہ برس سے کہیں زیادہ دوست احمدی بھی اور ہمارے جو دوست ہیں اور تعلق رکھنے والے ہیں، وہ بھی جلسہ میں شمولیت اختیار کریں گے۔ اسی نسبت سے کام بھی بڑھ جائے گا۔ اسی نسبت سے ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھ جائیں گی۔ اسی نسبت سے تدبیر کو وسیع کرنا پڑے گا۔ اور زیادہ ایفیشیئنٹ (EFFICIENT) زیادہ اچھا بننا پڑے گا۔ اور اسی نسبت سے پہلے سے زیادہ دعا کرنی پڑے گی۔ اصل بات یہ ہے کہ

دعا کے بغیر تو کچھ ہوتا ہی نہیں

میں سوچتا رہتا ہوں۔ میں نے بارہا سوچا کہ اتنے بڑے اجتماع کو بیماری سے محفوظ رکھنا کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہے۔ سردی کے موسم میں گھروں سے بے گھر ہو کے لاکھ ڈیڑھ لاکھ آدمی یہاں موجود ہوتا ہے۔ اور جسم کے آرام بھول کے روح کی تسکین کے سامان ڈھونڈھ رہا ہوتا ہے۔ غالباً تین یا چار سال کی بات ہے۔ میں جب افتتاح کے لئے آیا تو بوندا باندی شروع ہو گئی۔ سخت ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اوپر سے ترشح شروع ہو گیا۔ اور احباب اسی طرح بیٹھے رہے۔ اور پھر مجھے خیال آیا کہ بعض کے پاس چادریں ہیں۔ عام طور پر زمیندار چادر اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ وہ بھی وہ نہیں اوڑھ رہے مجھے کہنا پڑا کہ چادریں اوڑھ لیں۔ تب انہوں نے چادر اوڑھی۔ جو غیر ملکی تھے اتنا اثر لیا اس چیز کا انہوں نے کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ ایک سے میں نے پوچھا کہ سب سے زیادہ اثر تم پر کس چیز کا ہوا یہاں۔ ایک افریقن دوست کہنے لگے کہ جلسے کا یہ نظارہ دیکھ کے۔ تو بے خوف اپنے آرام کو خدا کے حضور پیش کر دیتے ہیں۔ اور سب طاقتوں کا مالک جس کے ہاتھ میں ہے صحت دینا اور صحت قائم رکھنا وہ اُن کی حفاظت کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ یہ میں کر ہی نہیں سکتا نہ آپ کر سکتے ہیں۔ اگر

اللہ تعالیٰ کا فضل

شامل حال نہ ہو تو یہ ممکن ہی نہیں۔

پھر کھانے کا انتظام اور وہ دو گھنٹے کے اندر سارا ختم ہو جاتا ہے۔ دونوں طرف، جو رضاکار ہے وہ اپنی سی کوشش کرتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ اور جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مہمان ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے یہاں آ کے کیا تکلیف پہنچنی ہے۔ میں نصف روٹی اگر کھا لوں، پیٹ نہ بھروں تب بھی مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ کیونکہ جسمانی طور پر اگر میں نصف کھانا کھاتا ہوں تو روحانی طور پر مجھے بہت غذا مل رہی ہے۔

کئی سال کی بات ہے

نانبائی جو کام کرنے جلسہ سالانہ پر باہر سے آتے ہیں آپس میں لڑ پڑے۔ دیر ہو گئی۔ صبح کی نماز کے لئے میں مسجد جا رہا تھا تو مجھے اطلاع ملی کہ آج وقت پر روٹی نہیں پکے گی۔ کیونکہ وہ لڑ پڑے ہیں۔ اور کئی گھنٹے تک انہوں نے روٹی نہیں پکائی۔ اعلان کر دیں کہ ایک روٹی لے لیں۔ خیر میں نے صبح کی نماز کے وقت دوستوں سے کہا کہ یہ حالات ہیں اور ہم سب جن کے گھروں میں روٹیاں پک رہی ہیں وہ بھی۔ میں نے کہا میں بھی ایک کھاؤں گا۔ تم بھی ایک کھاؤ۔ یہ تو ایک وقتی چیز تھی۔ مجھے بعض دوستوں نے بتایا کہ ہزاروں ایسے تھے جنہوں نے کہا کہ اب ایک روٹی اگر کھانی ہے تو ایک ہی کھاتے رہیں گے۔ جلسے کے دوران اور بوجھ نہیں ڈالیں گے۔ اب تو بہت سا کام مشینیں کرتی ہیں روٹی پکانے کا۔ کچھ فرق ہے تندور کی اور مشین کی روٹی میں۔ مشین کی روٹی میں وہ لذت شاید نہیں جو لکڑی کے تندور کی روٹی میں لذت ہے۔ شاید اس میں باسی پن جلد آ جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔ بہرحال لیکن کھانے والے کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ایک زندہ جماعت ہے۔ مجھے لکھتے ضرور ہیں کہ یہ نقص ہے اسے دور کرنے کی کوشش کی جائے اور میں خوش ہوتا ہوں۔ جہاں بھی کوئی کمزوری نظر آئے اس کی اطلاع مجھے ملنی چاہیئے۔ جس حد تک ممکن ہو وہ کمزوری دور کرنی چاہیئے۔ اگر ممکن نہ ہو تو اس کمزوری کے نتیجہ میں کوئی تکلیف ہے اسے برداشت کرنا چاہیئے۔

پھر سفر کی تکلیف ہے۔ اس طرح جن بوگیوں میں احمدی سفر کر رہے ہوتے ہیں اتنا اس میں آدم بیٹھا ہوتا ہے کہ اُن کے سانس ان کے جسموں کی گرمی اس ڈبے میں سردیوں کی بجائے موسمِ گرما کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اور ہر قسم کی تکلیف اُٹھا کے، پیچھے کا انتظام کر کے، نیم انتظام کر کے بعض دفعہ نہ انتظام کر کے

خدا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز

سُننے کے لئے اور نقشِ قدم معلوم کرنے کے لئے وہ یہاں آ جاتے ہیں۔ تاکہ خود بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر اس جگہ پہنچ سکیں اپنی استعداد کے مطابق جس جگہ اپنی عظیم استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ گئے۔ یعنی خدا تعالےٰ کی رحمت کے سائے میں اور اس کی رضا کی جنتوں میں۔

یہاں جو رضا کار ہیں ہماری ایک حصّے سے (ہماری سے مُراد انتظامیہ ہے) جنگ تو رہتی ہے۔ اور رہے گی۔ شاید کوئی ایسا ہوتا ہو جس کو نہ ہو دلچسپی جلسہ میں رضا کارانہ طور پر خدمت بجالانے میں۔ لیکن یہ درست ہے کہ بہت سے بچّے اور جوان جو ہیں وہ غائب ہو جاتے ہیں اپنے کام سے یا آتے نہیں۔ اور میں نے بہت تحقیق کی افسر جلسہ سالانہ بھی رہا ہوں۔ خفا بھی ہوا ہوں ان پر۔ علم بھی ہے مجھے کہ جس کے گھر میں خود کثرت سے مہمان ہوں اُس نے اپنے گھر کے مہمانوں کو کھانا کھلانے کا بھی انتظام کرنا ہے۔ اس لئے وہ جلسہ کا ہی کام کر رہے ہیں۔ لیکن اس تنظیم سے وہ باہر نکل جاتے ہیں۔ یہ کشمکش اِس لئے جاری رہنی چاہیئے کہ کوئی ایسا نہ ہو کہ جو بے پرواہی اور غفلت کے نتیجہ میں اس ثواب سے محروم ہو جائے۔

زور اس وقت مَیں اِس بات پر دے رہا ہوں کہ اتنی بڑی ذمّے داری۔ اتنی بڑی ذمّے داری کہ انسان کا کام ہی نہیں ہے کہ کامیابی کے ساتھ اسے نبھائے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہ ہو۔ اور خدا کہتا ہے

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان: آیت)

اعلان کروایا کہ محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ، اللہ تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے۔ اگر تم دُعا اور استغفار اور توبہ کے ذریعہ اس کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کو جذب نہ کرو۔ اور ہماری تسلّی کے لئے فرمایا کہ

اللہ تعالےٰ کی ربوبیت کے جلوے

دیکھنے کے لئے ضروری ہے

اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن آیت ۶۱)

کہ مجھ سے دُعائیں کرو۔ مَیں تمہاری دُعاؤں کو قبول کروں گا۔ اس مادّی زندگی میں بھی اور رُوحانی زندگی میں بھی انسان کمال اُسی وقت حاصِل کر سکتا ہے جبکہ دُعا کے نتیجہ میں اور استغفار کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ سے گناہ معاف کروا رہا ہو۔ اور اس کے فضلوں اور رحمتوں کو حاصِل کر رہا ہو۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے اِس حکم، خدا تعالیٰ کی اس تنبیہہ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بشارت نازل ہوئی ہے کہ اُدْعُوْنِيْ تم مجھ سے مانگو، مَیں ردّ نہیں کروں گا۔ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اگر شرائط کے ساتھ مانگو گے، اگر عاجزی کے ساتھ مانگو گے، اگر تکبّر کے ہر پہلو کو دِل سے نکال کے مجھ سے مانگو گے، اگر اپنی زندگی میں تکبّر کو داخل نہ ہونے دو گے، اگر ہر ایک کے ساتھ عاجزی سے بات کرو گے، اور کسی پر اپنی بڑائی ظاہر نہیں کرو گے، اگر میری خدمت جب کر رہے ہو گے تو میرے خادم بن کر میری مخلوق کی خدمت کر رہے ہو گے، مانگو گے مَیں دوں گا۔ تو مانگو، اپنے ربّ سے مانگو۔ خاص طور پر ان دنوں میں جلسہ کی کامیابی مانگو۔ جس غرض کے لئے اس جلسہ کی بُنیاد پڑی یعنی ایک ایسی جماعت تربیت حاصِل کر لے جس کے ذمّے ساری دُنیا میں تبلیغ اسلام کی ذمّہ داری ہے۔ جس نے نوعِ انسانی کے دِل محبّت اور پیار کے ساتھ اللہ اور محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے ہیں۔ ایک چھوٹا کورس ہے مگر بڑی وسعتوں والا ہے۔ دُعائیں کرو۔ دُعائیں قبول کرے گا خدا تمہاری اپنے وعدہ کے مطابق، بشرطیکہ شرائط کے مطابق دُعائیں ہوں۔ پھر اس کی قُدرتوں کے نظارے دیکھو اور ہمّتیں اپنی بلند کرو، اس طریقے پر۔ اور اپنی ذمّے داریوں کو پُورا سال یہاں سے جانے کے بعد (جانے والے اور رہنے والے یہاں رہتے ہوئے)

اپنی ذمّے داریوں کو نبھاؤ

اور اسلام کا حُسن اور اسلام کا نُور اپنی زندگیوں میں پیدا کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے والے بنو۔ اور دُنیا کے لئے ایک نمونہ بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

دوست بڑی کثرت سے دُعائیں کریں۔ اور خدا تعالےٰ سے کہیں کہ اے خدا! ہم یہ بار نہیں اُٹھا سکتے، اگر تیرا فضل اور تیری رحمت شاملِ حال نہ ہو۔ تُو نے خود اِس جلسہ کی بُنیاد رکھی۔ دِین اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اعلائے کلمۃُ اللہ اور تربیتِ مُسلمین کے لئے۔ خود ہمیں توفیق دے کہ سارے مقاصد جن کا تعلق اس عظیم جلسہ سے ہے وہ پُورے ہوں۔ اور ہمارے اُوپر تیری طرف سے کوئی الزام نہ آئے۔ تُو ہی اگر مدد کرے گا تو ایسا ہو گا۔ اگر تُو نے مدد نہ کی تو ہمارے بس کا یہ روگ نہیں۔ بہت دُعائیں کریں، بہت دُعائیں کریں۔ آج سے شروع کر دیں دُعائیں جلسہ کے لئے۔ اور یہ دو ہفتے قریبًا ہیں۔ ان خصوصی دُعاؤں کے۔ دوست آنے شروع ہو گئے۔ پھر جلسہ ہو گا۔ جلسہ کے ایّام کی ذمّہ داریاں ہیں۔ پھر دوست واپس جا رہے ہوں گے، اپنے گھروں کو۔ اللہ تعالےٰ ہر لحاظ سے جلسہ کو کامیاب کرے۔ آنے والوں کو بھی توفیق دے کہ نیک نیّتی کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور خُدا کے حضور انکساری سے اور تضرّع سے دُعائیں کرتے ہوئے اپنے سفروں کو اختیار کریں۔ اور یہاں رہتے ہوئے بھی جتنے دِن وہ رہیں اس صحیح طریق کو، اس صراطِ مستقیم کو چھوڑیں نہ۔ یہاں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی وہ کوشش کریں۔ لغو باتوں سے، شور سے، بازار میں آوازیں کسنے سے اللہ تعالےٰ اُنہیں محفوظ رکھے۔ اور نیکی کی باتیں کرنے، نیکی کے عمل بجالانے کی اُنہیں توفیق عطا کرے۔ جو نیک باتیں وہ سُنیں اُن کا دماغ اُنہیں یاد رکھے۔ اس پر عمل کرنے کی اُن میں ہمّت پیدا ہو۔ اور بلا خوف و خطر وہ رہیں، دُنیا (دُنیا داری اختیار نہ کرنے والے گروہ) اُن پر جو پھبتیاں کستی ہے اس کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے

ایک مومن بندے کی طرح

اس نمونہ پر جو صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے، اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ اور جو ہمارا نظام ہے اللہ تعالیٰ اس کو توفیق عطا کرے کہ وہ ہمیشہ کی طرح نہایت سکون اور اطمینان کے ساتھ اور ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہ کر اس جلسے کو کامیاب بنانے میں اپنی دُعاؤں کے نتیجہ میں وہ سُرخرو ہوں۔ خدا تعالےٰ کے حضور اور اُس کے بندوں کے حضور۔ تو یہ دو ہفتے خاص طور پر جلسہ سالانہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں کریں۔ اور خدا سے اپنی دُعاؤں کو پائیں۔ جو مانگیں وہ آپ کو ملے۔ اور جو وہ پسند کرتا ہو وہ آپ اس سے مانگیں۔ اور خدا کے سارے بندے بن جائیں۔ تاکہ دُنیا میں فساد کو دُور کرنے کا موجب بنیں۔ اور اِصلاح کو پیدا کرنے کا موجب بنیں۔ اَللّٰهُمَّ اٰمین ٭

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱ جنوری ۱۹۸۱ء)

اِرشادِ نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-
"بہتر اصحاب اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہیں۔ اور بہتر پڑوسی اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہیں۔"

محتاجِ دُعا:- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

دینی نصاب برائے مبلغین و معلمین کرام!

جملہ مبلغین و معلمین جماعت ہائے احمدیہ بھارت، کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۱۹۸۲ء کے لئے کتاب "تبلیغِ ہدایت" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ امتحان مورخہ ۱۴ امان (مارچ) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بروز اتوار ہو گا۔

تمام مبلغین و معلمین اس کی تیاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ایمان اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ آمین ٭

ناظرِ دعوت و تبلیغ قادیان

کلکتہ میں پانچویں آل بنگال سالانہ کانفرنس کا عظیم الشان انعقاد

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی تشریف آوری!

جملہ بانیانِ مذاہب کو شایانِ شان خراجِ عقیدت

رپورٹ مرتبہ: مکرم منیر احمد صاحب بانی سیکرٹری تحریکِ جدید کلکتہ

خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ اس نے امسال پھر جماعتِ احمدیہ کلکتہ کے عاجز بندوں کو اپنی آل بنگال سالانہ احمدیہ مسلم کانفرنس کا روایتی شان کے ساتھ انعقاد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

کانفرنس کی تیاری اور تشہیر:

کانفرنس کے لئے ماہ جون سے ہی تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ شہر کے بارونق علاقہ چترنجن ایونیو کا مشہور ایئرکنڈیشنڈ ہال "مہاجتی سدن" یکم نومبر کے لئے بُک کرا لیا گیا۔ کانفرنس کے اخراجات کے تعلق سے فنڈز کی فراہمی کے لئے ضروری انتظامات شروع کئے گئے۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی انعقادِ کانفرنس سے پہلے ہر اتوار کو مجلسِ خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ۔ اور ناصرات الاحمدیہ کے بالترتیب حُسنِ قرأت۔ نظم خوانی۔ حُسنِ اذان۔ معلوماتِ عامّہ اور تقاریر کے مقابلے کرائے گئے۔ جو بفضلہٖ تعالیٰ بہت اُمید افزا رہے۔

کانفرنس کی تشہیر کے لئے اس سال سادہ کپڑوں پر جلی حروف میں پروگرام لکھوا کر شہر کے مخصوص چوراہوں پر کافی دن پہلے آویزاں کر دیئے گئے۔ دو ہزار پمفلٹ اور اشتہارات اور ڈیڑھ ہزار دعوتی کارڈز تقسیم کئے۔ نیز اخبار مشرق۔ اسٹیٹسمین اور دیگر مقامی اخبارات میں جلسے کا پروگرام شائع ہُوا۔

مہمانوں کی آمد:

مورخہ ۳۰/۱۰/۸۱ بروز جمعۃ المبارک محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ موسیٰ بنی مائنز سے کلکتہ تشریف لائے۔ ہاوڑا اسٹیشن پر احبابِ جماعت نے اپنے معزز مہمانوں کا شایانِ شان استقبال کیا۔ جُمعہ کی نماز محترم موصوف نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام پڑھ کر سُنایا جو حضور انور نے خدام اور انصار کے اجتماع سے قبل ارسال فرمایا تھا۔

اگلے روز موسیٰ بنی مائنز سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامّہ۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقفِ جدید، مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلّغ سلسلہ اور مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید تشریف لائے۔ اس وقت تک بنگال۔ بہار۔ اُڑیسہ اور اور دیگر صُوبہ جات سے تین صد سے زائد مہمان بھی کلکتہ پہنچ چکے تھے۔ مسجد احمدیہ کو رنگا رنگ قمقموں، ٹیوب لائٹس اور اُردو انگریزی قطعات سے سجایا گیا تھا۔

جماعتہائے بنگال کی ذیلی تنظیموں کے مقابلے

مورخہ ۳۰/۱۰/۸۱ کانفرنس کے پہلے روز صُبح ۹ بجے بنگال کی جماعتوں سے آئے ہوئے اطفال خدام اور انصار کے دینی و علمی مقابلے شروع ہوئے جو بعد نماز عصر تک جاری رہے۔ جس میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفرؔ مبلغ کلکتہ اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے سیکرٹری تبلیغ نے صدارت اور مکرم مولوی امان اللہ صاحب معلّم۔ مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلّغ اور مکرم قاضی عبدالرشید صاحب نے ججمنٹ کے فرائض انجام دیئے۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

بعد نمازِ مغرب و عشاء زیر صدارت محترم صاحبزادہ صاحب موصوف جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاءؔ کی تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہُوا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفرؔ مبلّغ انچارج کے ساتھ احباب نے جماعتِ احمدیہ کا عہد کھڑے ہو کر دوہرایا۔ بعدہٗ مکرم ظفر احمد صاحب (نیو انڈیا) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ مکرم مولوی سُلطان احمد صاحب ظفرؔ مبلّغ کلکتہ کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے موصول شدہ پیغام مکرم سید محمد نور عالم صاحب ایم۔ اے امیر جماعت کلکتہ نے پڑھ کر سُنایا۔

سب سے پہلی تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید نے "رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق" کے عنوان پر کی۔ اپنے مخصوص انداز میں محترم ملک صاحب نے متعدد ایمان افروز واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضورؑ کی ساری زندگی ع

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم

کا نمونہ تھی۔

اس کے بعد ایک چھوٹے بچے عزیز تنویر احمد بانی نے "احمدی بچے" کے موضوع پر تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔

بعد ازاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تقریر "رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی" کے موضوع پر ہوئی۔ آپ نے فرمایا حضور پاکؐ زندہ نبی ہیں۔ اور آپؐ کا رُوحانی فیض قیامت تک کے لئے جاری و ساری ہے۔ بحیثیت انسانِ کامل حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی ہمارے لئے ہر شعبۂ حیات میں بہترین عملی نمونہ ہے۔ فاضل مقرر نے اس تعلق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے مختلف درخشندہ پہلوؤں کو بڑی وضاحت کے ساتھ دلنشین پیرایہ میں بیان کیا۔

تیسری تقریر مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلّغ مرشد آباد کی بنگلہ زبان میں ہوئی۔ آپ نے ثابت کیا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ تمام انبیاء سے بڑا ہے۔ آپؐ تاج المرسلین۔ خاتم النبیین اور رحمۃٌ للعالمین تھے۔

چوتھی تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی تھی۔ آپ نے بتایا آج سے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعا فرمائی تھی وابعث فیھم رسولًا یتلوا علیھم ...... یہ دُعا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات میں پُوری ہوئی۔ اور آپؐ نے شرک کا قلع قمع فرمایا۔ پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وَاٰخَرِیْنَ منھم والی پیشگوئی فرمائی تو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں پُوری ہوئی۔ آپؑ نے بھی ایک خدا پر توکّل رکھنے کا ارشاد فرمایا ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ حضورؑ کے ارشادات پر صحیح رنگ میں عمل پیرا ہو۔ اور اپنی زندگی میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نمونہ دکھائے۔

بالآخر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اُن اطفال۔ خدام اور انصار کو اپنے مبارک ہاتھوں سے انعامات تقسیم فرمائے جنہوں نے متفرق مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کی تھی۔ تقسیم انعامات کے بعد آپ نے بصیرت افروز صدارتی خطاب سے نوازا۔ سب سے پہلے آپ نے انعام لینے والے افراد کو مبارکباد دی۔ پھر آپ نے نصیحت فرمائی کہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے وقت پر اپنے مولا کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اس لئے ہماری جدّوجہد ایسی ہونی چاہیئے کہ موت سے پہلے ہی خدا ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ پس بڑی تضرّع سے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کریں۔ اور ذاتی مشاہدہ سے اپنے پیدا کرنے والے سے تعلق پیدا کریں۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب جماعت کلکتہ نے محترم صاحبزادہ صاحب، علماء کرام اور دیگر مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اور [illegible] بجے [illegible] اختتام پذیر ہُوا۔

[illegible] تربیتی اجلاس:

کانفرنس کے دُوسرے روز مورخہ ۳۱/۱۰ صبح نو بجے مسجد احمدیہ میں زیرِ صدارت محترم مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ایک اہم تربیتی اجلاس منعقد ہُوا۔ جس میں مکرم رمضان علی صاحب ہوگلہ کی تلاوتِ قرآن مجید اور مکرم محمد شمس الدین [illegible] کی نظم کے بعد مکرم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت کلکتہ۔ مکرم نامدار علی صاحب۔ مکرم مولوی محمد امان اللہ صاحب۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاءؔ، اور مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مختلف تربیتی عنوانات پر تقاریر فرمائیں۔ صدر موصوف نے اپنے صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دُعا کرائی۔

جلسہ پیشوایانِ مذاہب:

اِس کانفرنس کا اہم اور آخری اجلاس یکم نومبر شام چھ بجے "مہاجتی سدن" کے وسیع و عریض ہال میں منعقد ہُوا۔ جلسے کے انعقاد سے قبل ہی ہال ہر مکتبِ فکر کے سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ پردے کی رعایت سے مستورات نے بھی شرکت کی۔ سامعین میں وکلاء۔ ڈاکٹر۔ پروفیسر۔ تاجر۔ سرکاری و غیر سرکاری افسران اور ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے۔

جلسے کے صدر شری شنکر پرشاد مترا ایم پی سابق چیف جسٹس مغربی بنگال تھے۔ اُن کی آمد میں قدرے تاخیر ہونے کی وجہ سے چیف [illegible]

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں جلسے کی کارروائی مقررہ وقت پر شروع کر دی گئی۔ خاکسار نے سورہ البقرہ کی آخری رکوع کی پہلی دو آیات تلاوت کیں اور ان کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا بعد ازاں مکرم مبشر احمد صاحب طاہر آف ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُرشوکت منظوم کلام بڑے ترنم سے پڑھا اور مکرم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔

پہلی تقریر گیانی ہربنس سنگھ منتری کی ہوئی آپ نے بتلایا کہ گورونانک رحمۃ کی تعلیم کا خلاصہ یہی ہے کہ ہم پرمیشر کے ساتھ ناطہ جوڑ لیں گورو نے ہمیں صحیح رنگ میں جینے کا طریقہ بتایا ہم سب ایک خدا کے سپوت ہیں آپس میں بھائی بھائی ہیں جب ہم لوگ ایک ہو جائیں گے تو سب جھگڑے ختم ہو جائیں گے آپ کی تقریر بڑی دلچسپی سے سنی گئی۔

اس تقریر کے بعد شری شنکر پرشاد منترا ایم پی تشریف لائے اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے دوسری تقریر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر کی آپ نے چھٹی صدی عیسوی میں ظہر الفساد فی البر والبحر کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ زمانہ اس وقت پکار پکار کر رہا تھا کہ اس وقت دنیا کو عظیم ہادی اور راہنما کی ضرورت ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر دنیا میں بھیجا آپ نے تمام دنیا کو امن و سلامتی مذہبی رواداری اور انسانی مساوات کا ابدی و دائمی پیغام دیا۔

تیسری تقریر پروفیسر ہیرا لال چوپڑہ نے مدلل اور فصیح انگریزی میں کی موضوع تھا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی آپ نے بیان کیا کہ جب حضرت مرزا صاحب مبعوث ہوئے اس وقت مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی اسلام تلوار چلانے والوں کا مذہب سمجھا جاتا تھا لیکن حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اس غلط فہمی کو دور فرمایا اور بتلایا کہ اسلام کا ایک مطلب ہے سلامتی اور شانتی اور دوسرا مطلب ہے تسلیم و رضا حضرت مرزا صاحب کے ہندوستان بلکہ دنیا پر بے شمار احسانات ہیں۔ لیکن میرے نزدیک سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ آپ نے جہاد کے بارے میں غلط فہمی کو دور فرمایا اور تلقین کی کہ سب سے بڑا جہاد اپنے نفس کا جہاد ہے آپ نے اسلام کے چہرے سے گرد و غبار کو دور کر کے اسے صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا خالق و مخلوق کے ذاتی تعلق پر زور دیا۔ اور اخلاقی اقدار کو اپنانے کو مذہب کا ایک حصہ بیان فرمایا قرآن پاک امن و سلامتی کا پیغام ہے اور انتہائی مسرت و شادمانی کا مقام ہے کہ جماعت احمدیہ اس مقدس پیغام کا پرچار دنیا کی تمام زبانوں میں کر رہی ہے تاکہ لوگ پریم و محبت سے رہنا سیکھیں۔ میں نے جہاں تک مطالعہ کیا وہی اسلام صحیح ہے جو حضرت مرزا صاحب نے پیش کیا ہے۔

اس کے بعد شری پی کے بروا تشریف لائے آپ کی تقریر بنگالی میں تھی اور موضوع تھا "حضرت گوتم بدھ" حضرت گوتم بدھ کے حالات بیان کرنے سے قبل آپ نے بیان کیا کہ آج مہا جتی سدن کی مجلس دل کو ایک گونا سکون بخشنے والی ہے واقعی مرزا صاحب کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ ایک ہی اسٹیج پر تمام بزرگوں کی تعلیم بیان کرنے کے لئے ہم لوگ اکٹھے ہوئے ہیں جماعت احمدیہ جس سلامتی اور محبت کا پرچار کر رہی ہے میری پرارتھنا ہے کہ محبت کی یہ فضا ساری دنیا میں قائم ہو جائے اس کے بعد موصوف نے حضرت گوتم بدھ کی مقدس تعلیم اور حالات زندگی پر روشنی ڈالی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان اپنی نفسانی خواہشات کو ترک کر دے۔

اس تقریر کے بعد مکرم مظہر احمد صاحب بانی نے جناب قیس مینائی کی شہرہ آفاق نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے "حضرت کرشن" کے حالات زندگی "بزبان ہندی" بیان فرمائے اور قرآن پاک کی آیات اور گیتا کے شلوکوں سے ثابت کیا کہ دنیا میں آنے والے تمام انبیاء کی بنیادی تعلیم یہی رہی ہے "ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت" کرشن بھی خالق و مخلوق کے درمیان رشتہ جوڑنے آئے تھے۔ آپ نے یہ تعلیم بھی دی کہ سب انسان برابر ہیں۔ قرآن پاک نے بھی یہی تعلیم دی کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم قرآن پاک میں متعدد آیات ہیں کہ ہم نے ہر قوم میں ہادی اور رسول بھیجے ہیں رسول پاک کی حدیث بھی ہے کہ ہند میں ایک نبی گزرا ہے اس کا رنگ سانولا تھا اس کا نام کنہیا تھا آج حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے پھر وہی سندیش دیا ہے کہ ہر ملک اور جاتی میں پیغمبر گزرے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کے رشیوں اور منیوں کی عزت کرنی چاہیئے تقریر کے آخر میں آپ نے گیتا سے ایک پیشگوئی پڑھ کر سنائی جس میں صاف درج ہے کہ ایک عظیم الشان نبی پیدا ہوگا اور اس کا نام محمدؐ ہوگا آپ نے فرمایا کہ گیتا میں اس آخری زمانے میں بھی ایک اوتار کے آنے کی خبر تھی جو بانی جماعت احمدیہ کے وجود سے پوری ہوئی۔

مولانا صاحب کے بعد پروفیسر وشو کانت شاستری ایم اے تشریف لائے آپ نے سلیس ہندی میں "حضرت رامچندر جی کے حالات" پر روشنی ڈالی آپ نے فرمایا کہ مجھے بہت خوشی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سچا گیانی ہر جگہ سچا ہے دھرم جب تک کتاب کے اندر رہتا ہے وہ سمجھ میں نہیں آتا موصوف نے رام چندر جی کی سیرت بیان کرتے ہوئے فرمایا آپ غریبوں کے ہمدرد تھے۔ ان کی شان بڑھانے والے تھے۔

آپ کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر کی عنوان تھا "اسلام میں احمدیہ موومنٹ" ۱۵ منٹ کے مختصر وقت میں محترم مولانا صاحب نے بڑی قادر الکلامی اور دانشمندانہ انداز میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ ایک پلیٹ فارم سے تمام رشیوں اور منیوں کی عزت کرتی ہے اسی طریق سے امن قائم ہو سکتا ہے۔ قرآن پاک کی بھی یہی تعلیم ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ دل کی گہرائیوں سے جملہ مذاہب کا احترام کریں۔

مولانا صاحب کے بعد مسٹر بی آئی مسیح انچارج سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ نے تقریر کی آپ نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ایسا موقعہ پیدا کیا کہ ایک ہی پلیٹ فارم سے تمام سچائیوں کو پیش کیا جائے آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت کی تعلیم کو پیش کیا اور بتایا کہ آپ کا مشن محبت کا تھا۔

نویں تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کی بنگلہ زبان میں ہوئی موضوع تھا۔ "Religion Thru Ages" ماسٹر صاحب نے بڑے ہی برجستہ انداز میں بیان کیا کہ جملہ انبیاء کرام کی آمد کا مقصد ایک ہی ہے یعنی قیام توحید۔ گیتا۔ بائبل قرآن پاک سب نے ایک خدا کے تصور کو پیش کیا ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب چیف گیسٹ نے بہت ہی شیریں انداز میں حاضرین سے خطاب فرمایا کہ آج آپ صاحبان نے بہت ہی حکمت اور دانائی کی باتیں سنی ہیں۔ اور گزشتہ نبیوں اور پیغمبروں کے مقدس حالات سنے ہیں ایک بنیادی بات ہر زمانہ میں مشترک ہے کہ ساری کائنات کا پیدا کرنے والی ہستی ایک ہے۔ خدا تعالیٰ نے رسول پاک صلعم کی زبان سے یہ بیان فرمایا کہ کنت کنزاً مخفیاً .... میں وہ خزانہ ہوں کہ جس کو مل جاؤں اسے کسی اور شئی کی حاجت نہیں لیکن کس طرح پہچانا جاؤں اس لئے اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور انہیں سے ایسے وجود پیدا کئے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی صفات کو دہرایا اور ان کے اندر ایسی قوت پیدا ہوئی کہ ان کے زمانہ کے لوگوں نے بھی انہیں عزت دی اور آج بھی وہ عزت سے یاد کئے جاتے ہیں جب ایک زمانہ گزر جاتا ہے تو مرور زمانہ سے لوگ پھر خدا کی صفات کو بھول جاتے ہیں تو وہ پرمیشر اپنے رشی۔ منی اس گرد و غبار کو دور کرنے کے لئے بھیج دیتا ہے۔ حقیقتاً مذہب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا عرفان ہمیں اس شکل میں حاصل ہو کہ ہم اس کی مخلوق کے ساتھ ایسا سلوک کریں جیسا کہ پرمیشور چاہتا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا عرفان حاصل کیا اور نہ صرف مخلوق کی ہمدردی کی تعلیم دی بلکہ اس پر عمل کر کے بھی دکھایا جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ مذہب آیا ہی اس لئے ہے کہ انسان کو انسان سے پیار کرنا سکھا دے ہمیں چاہیئے کہ آج ہم نے جو پیار و محبت کی باتیں سنی ہیں ان پر عمل پیرا ہوں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ انسان جب ہر طرف سے تھپیڑے کھا کر آستانہ الٰہی پر جھکے گا تبھی اسے شانتی اور سکون حاصل ہوگا۔ خدا کرے ساری دنیا رسولوں اور پیغمبروں کا پیغام پہنچائے اور ان پر عمل کرے۔

سب سے آخر میں شری شنکر پرشاد منترا صدر جلسہ نے شستہ انگریزی زبان میں صدارتی خطاب فرمایا آپ نے کہا جب مجھ سے کہا گیا کہ اس اجلاس کی صدارت کروں تو مجھے کسی قدر تردد تھا میں نے منتظمین سے اس کانفرنس کے مقاصد دریافت کئے جب مجھے یہ جواب ملا کہ

University of God and Religion

تو میں فی الفور راضی ہو گیا ہمارے ملک کو ایسی کانفرنسوں کی اشد ضرورت ہے ہمارا ملک سیکولر ملک ہے اس کا ہر باشندہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اپنے مذہب کے اصولوں پر عمل کرے صدر موصوف نے جماعت احمدیہ کے اس اقدام کو بہت سراہا اور دوران تقریر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا بھی ذکر کیا کہ ڈاکٹر صاحب نے سائنسی میدان میں جو کام کیا ہے یہ تمام دنیا پر ایک بہت بڑا احسان ہے اور تمام دنیا ان کو ایک اچھا مسلمان خیال کرتی ہے۔

صدارتی تقریر کے بعد مکرم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت نے صدر جلسہ مہمان خصوصی اور مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا کانفرنس کے بعد میرے ایک ہندو دوست شری شنکر داس آف سائیں شنکر موٹرز کلکتہ نے فون پر خاکسار کا شکریہ ادا کیا کہ میں نے دعوتی کارڈ بھیج کر ان کے لئے ایسی پُرحکمت باتیں سننے کا موقعہ بہم پہنچایا انہوں نے مزید کہا کہ پرمیشور کے جو ہم پر بے انتہا احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے شری مولوی بشیر احمد، شری مولوی امینی صاحب، شری ہیرا لعل چوپڑہ اور شری مرزا وسیم احمد صاحب جیسے انسان پیدا کئے ہیں جنہوں نے پریم کی باتیں سنا کر ہمارے دلوں کو موہ لیا ہے۔

(باقی صفحہ ... پر)

دوسری اور آخری قسط

ماہنامہ "نظامِ جدید" کانپور کے مضامین پر ایک نظر

از: مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی

(۶) جناب محمد احمد صاحب نے مسیح موعود کے ظلی ہونے پر بھی اعتراض کیا ہے حالانکہ مسلم کی اس حدیث میں "مسیح موعود و مہدی معہودؑ" کو رسول کریمؐ نے چار مرتبہ عیسیٰ نبی اللہ کہا ہے۔ یُحصر نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ ..... فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ ...... ثم یھبط نبی اللہ عیسیٰ واصحابہ (باب ذکر الدجال)

پس اس حدیث سے ثابت ہے کہ "مسیح موعود" بہر حال نبی ہوگا۔ اب ہمارے اور آپ کے درمیان شخصیت کے تعین کا اختلاف ہے۔ ہم جسے مسیح موعود مانتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق اس کا نبی ہونا ضروری ہے۔

اور چونکہ آیت قرآنی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (نساء ع۹) کے بموجب نبی صدیق شہید اور صالح کا مقام حاصل کرنے کے لئے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت ضروری ہے۔ اس لئے آنے والا "مسیح موعودؑ جو نبی اللہ ہوگا رسول کریمؐ کی اطاعت سے باہر نہ ہوگا رہی ظلی نبوت کی اصطلاح کی بات تو جناب ظل کے معنی عکس کے ہیں اس لئے ایسی نبوت گویا سابق نبی ہی کی نبوت کا حصہ ہوتی ہے نہ کہ کوئی علیحدہ چیز نبوت کی یہ قسم جس کا حامل اُمتی نبی کہلاتا ہے صرف ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئی ہے کیونکہ آپؐ سے پہلے کوئی نبی اس مقام کو نہیں پہنچا تھا اور نہ کسی شریعت کو ایسا کمال حاصل ہوا تھا کہ اس کی پیروی کسی شخص کو نبوت تک پہنچا سکتی۔

(۷) جناب محمد احمد صاحب چودھویں صدی گزر گئی۔ بزرگانِ اُمت نے قرآن و حدیث سے یہ اخذ کیا تھا جو کسی بھی صورت غلط نہیں ہو سکتا کہ مہدی کا ظہور چودھویں صدی میں ہوگا چنانچہ ان بزرگان میں سے ایک نواب صدیق حسن خان صاحب محدث اہلحدیث حجج الکرامہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"دبہر تقدیر ظہور مہدی بر سر صد آئندہ احتمال قوی ظاہر دارد" (ص۵۲)

یعنی ہر حالت میں مہدی کے ظہور کا آئندہ صدی کے سر پر قوی احتمال ہے۔

"چوں ازیں قرن کہ در شمائل از سنین ہجرت نبی صلعم سیزدہم ست نود سال گزشتہ و مہدی در عالم ظاہر نشدہ بخاطر میرسد کہ شاید بر سر صد چہاردہم ظہور وی اتفاق افتد (ص۳۹۵)

یعنی چونکہ اس صدی میں سے جو جمل کے حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے سال کے بعد تیرھویں ہے نوّے سال گزر چکے ہیں اور مہدی دنیا میں ظاہر نہیں ہوا میرے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید آپ کا ظہور چودھویں صدی کے سر پر ہو۔

قرآن مجید سے بھی ثابت ہے کہ مسیح موعود کو چودھویں صدی میں ہی آنا تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (سورہ مزمل) ہم نے تمہاری طرف ویسا ہی شاہد رسول بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف بھیجا تھا اب ظاہر ہے کَمَا کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلعم مثیلِ موسیٰ ہیں چنانچہ تورات کے باب استثناء میں بھی آنحضرت صلعم کو مثیلِ موسیٰ لکھا گیا ہے اور آیت استخلاف سورہ نور لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ نے بتایا کہ خلفائے اُمتِ محمدیہ کو خلفائے موسوی کا مثیل قرار دیا گیا ہے حضرت عیسیٰ جو مسیح موسوی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ٹھیک تیرہ سو سال کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے اسی طرح "مسیح محمدی" جو مثیلِ عیسیٰ یا مثیلِ مسیح ہیں ان کی بعثت بھی مثیلِ موسیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھیک تیرہ سو سال بعد چودھویں صدی کے شروع میں ہونا ضروری تھی۔

یہ محض ذوقی نظریہ نہیں بلکہ ایک ایسی تاریخی صداقت ہے جس کا اقرار مغربی مفکرین بھی کئے بغیر نہیں رہ سکے اور انسائیکلوپیڈیا آف برٹینکا کا جدید ایڈیشن ۱۹۷۲ء اس پر گواہ ہے ملاحظہ ہو زیر لفظ MOSES جلد ۱۵ صفحہ ۸۸ پاکستان کے محقق جناب محمد جمیل احمد ایم اے نے بھی اپنی کتاب "انبیائے قرآن" جلد ۲ صفحہ ۹۷ میں اپنی یہ تحقیق پیش کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سنِ وفات ۱۴۰۰ قبل مسیح ہے بالفاظ دیگر حضرت مسیح ابن مریم کا ظہور ٹھیک چودھویں صدی میں ہوا۔

مدیر صاحب ماہنامہ "نظام جدید" کی طرف سے جو اداریہ تحریر کیا گیا ہے اس میں مدیر صاحب کا یہ الزام کہ جماعت احمدیہ انگریزی سامراج کی بدولت پروان چڑھی ان کی بے مائیگی اور خوش فہمی کا ثبوت ہے حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ تو انگریزوں کے مذہب عیسائیت کی بیخ کنی پر تلی ہوئی ہے ان کے خداوند یسوع کی قبر سرینگر میں ثابت کر رہی ہے۔ عیسائیوں کو مسلمان بنا رہی ہے۔ سوچئے کیا انگریز ایسی جماعت کی مدد کر سکتے ہیں۔ ہاں۔ ان لوگوں کی ضرور مدد کر سکتے ہیں جو عیسیٰ کو چوتھے آسمان پر بٹھائے ہوئے ہیں اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ مُردے زندہ کیا کرتے تھے پرندے بنایا کرتے تھے وغیرہ وغیرہ ...... ایسے عقائد رکھنے والے اصل میں مسلمانیت کے پردہ میں عیسائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

پھر جناب مدیر صاحب یہ کیوں بھول رہے ہیں کہ دیوبندیوں پر بریلیوں نے یہ الزام لگایا تھا کہ وہ کافر اور انگریزوں کے ایجنٹ ہیں اسی طرح بریلیوں پر دیوبندیوں نے یہی الزام لگایا تھا۔ اہل حدیث اور دیگر جماعتوں پر بھی یہی اعتراضات ایک دوسرے کی طرف سے عائد کئے جا رہے ہیں۔ سید احمد بریلوی شہید اور مولانا محمد اسمٰعیل شہید جیسے بزرگوں پر بھی یہی الزام لگایا گیا۔ پس اگر یہی غلط اور بے بنیاد الزام جماعت احمدیہ پر بھی عائد کیا جائے تو کونسی تعجب کی بات ہے۔

مدیر صاحب آپ کس تابوت کی بات کر رہے ہیں جو قوم اپنے ہی ہاتھوں اپنا تابوت تیار کر رہی ہو وہ دوسروں کا تابوت کیا تیار کرے گی مسلم قوم انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک ایک نیم مُردہ لاش کی طرح ہے جس کا کوئی پرسانِ حال نہیں دنیا کی قومیں چیلوں اور گدوں کی طرح اس کو کھانے کی انتظار میں ہیں اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ ایک زندہ اور منظم جماعت ہے جس کے نظامِ خلافت کو تائیدِ خداوندی حاصل ہے۔ اس جماعت کو حضرت مہدی معہودؑ کے ذریعہ ایک نئی روح اور طاقت عطا کی گئی ہے کیا کوئی زندہ بھی مُردہ سے ڈرتا ہے، رہی مخالفت کی بات تو جناب تاریخ کی ورق گردانی کیجئے وہ یہی بتائے گی کہ الٰہی سلسلوں اور جماعتوں کی شدید مخالفت ہوئی ہے کیا آپ کوئی ایسی الٰہی جماعت بتا سکتے ہیں جس کی مخالفت نہ ہوئی ہو؟ مخالفین بقول "نظام جدید" علماء رابطہ عالم اسلامی ہوں یا شاہ فیصل یا مسٹر بھٹو اور ان کی پارٹی یا مجلس احرار یا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یا محمد حسین صاحب بٹالوی ان سب نے بلا شبہ جماعت احمدیہ کی زبردست مخالفت کی لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ تمام مخالفتیں احمدیت کی ترقی میں روک بن سکیں یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ تدریجاً ترقی کے مراحل معجزانہ طور پر طے کر رہی ہے اور مخالفین احمدیت ہر مخالفت کے بعد قعرِ ذلت میں گرتے گئے کون ہے جو اس کا انکار کر سکے یہی وہ حقیقت ہے جو قرآن کریم میں بیان کی گئی اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ۔

مدیر صاحب آپ نے حکومت پاکستان کے بے مثال اقدام کا ذکر فرمایا ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں قرآن و حدیث نے کس پارلیمنٹ یا رابطہ عالم اسلامی کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کسی کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کا فیصلہ دے ایک دفعہ حضرت اُسامہؓ نے ایک آدمی کو جنگ میں قتل کر دیا۔ حالانکہ وہ کلمہ پڑھ رہا تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہؓ سے پوچھا کہ فلاں آدمی کو کیوں قتل کیا تو حضرت اُسامہ نے جواب دیا کہ اس نے موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا۔ نبی کریمؐ نے بڑے جلال سے فرمایا هَلْ شَقَقْتَ قَلْبَهٗ کیا تو نے اس کے دل کو چیر کر دیکھا تھا ایسے لوگوں کے لئے مقامِ خوف ہے جو لا اله الا الله محمد رسول الله پڑھنے والوں کو کہیں کہ مسلمان نہیں۔ رہا پاکستانی اسمبلی کا ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ تو مدیر صاحب تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ ابوجہل اور دیگر رؤساء قریش کی طرف سے دار الندوہ مکہ میں جو قریش کی پارلیمنٹ کی جگہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی شرمناک سازش کا فیصلہ اسی ۷ر ستمبر ۶۲۲ء میں کیا گیا تھا۔ (بحوالہ غزوات نبویہ محمدیہ اور اس کا پس منظر مرتبہ صدیق الحسن نعمانی)

۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو حکومت پاکستان کا بے مثال اقدام اپنی نوعیت و حقیقت میں بالکل ویسا تھا جیسا ۷ر ستمبر ۶۲۲ء کو دار الندوہ مکہ میں قریش کی پارلیمنٹ کا ــــ نہ تو دار الندوہ کے فیصلے سے رسول کریمؐ اور مسلمان مٹ سکے، بلکہ قریشِ مکہ خود مصائب کا شکار ہو گئے تھے اور نہ صحابہ کرامؓ اسلام سے برگشتہ ہوئے تھے اور نہ جماعت احمدیہ کو ۷ر ستمبر کا فیصلہ اسلام سے برگشتہ کر سکا احمدی اس فیصلہ سے پہلے بھی مسلمان تھے اور اب بھی مسلمان ہیں کسی حکومت کو یہ حق ہی حاصل نہیں ہے کہ وہ از خود کسی کے مذہب کا فیصلہ کرے

اس کے بالمقابل وہ حکومت اور پارٹی جس نے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا تھا اس کا حشر تمام دُنیا کے سامنے ہے ہمیں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہم نے معاملہ اپنے قادرِ مطلق خدا پر چھوڑ دیا ہے احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہُوا پودا ہے جو بڑھے گا پھولے گا پھلے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

مُدیر صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں "عالم اسلام میں اب کہیں منہ چُھپانے کی جگہ نہ رہی" بقیہ عالمِ اسلام کو تو جانے دیجئے اُسی ملک پاکستان میں ۱۹۷۴ء کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہُوا ہے اور ہو رہا ہے سعید روحیں فوج در فوج جماعت میں شامل ہو رہی ہیں یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے جس کی کوئی تردید نہیں کر سکتا اسی طرح پوری دُنیا میں جماعتِ احمدیہ کی عددی طاقت میں جس سُرعت کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے وہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔ آج مسلمانوں کی کوئی بھی جماعت منظم طور پر تبلیغِ اسلام کا دعویٰ نہیں کر سکتی جب کہ جماعتِ احمدیہ کی عالمی سطح پر منظم تبلیغی مساعی کا اعتراف غیروں کو بھی ہے چنانچہ جناب عبدالماجد دریا آبادی مرحوم نے ایک بار جماعت کی تبلیغ سے متاثر ہو کر لکھا تھا:۔

"اشاعتِ قرآن کا کام جو آپ لوگ دنیا کے گوشے گوشے میں کر رہے ہیں وہ قابلِ داد ہی نہیں بلکہ ہم لوگوں کے لئے باعثِ رشک بھی ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ اس سے انکار صرف وہی کر سکتے ہیں جو آپ کی خدمات کی وسعت سے واقف نہیں"

(صدق جدید ۲۰ رنومبر ۱۹۶۴ء)

اسی طرح اخبار "الفتح" مصر نے ۲۰ ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ کی اشاعت میں لکھا

"قادیانی لوگ بہت بڑھ چڑھ کر کامیاب ہیں کیونکہ ان کے پاس اسلام کی صداقتیں اور پُرحکمت باتیں ہیں جو شخص بھی ان کے حیرت زدہ کاموں کو دیکھے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا کام کیا جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکتے"

خود مُدیر صاحب نظامِ جدید بھی ہندوستان میں جماعتِ احمدیہ کی ان تبلیغی سرگرمیوں سے کس قدر خائف ہیں اس کا اندازہ ان کے ان الفاظ سے ہوتا ہے:۔

"قادیان پھر اپنی نشاۃِ ثانیہ کے لئے انگڑائی لے رہا ہے ہندوستان کے شہروں میں اور موصولہ خبروں کے مطابق دیہی علاقوں میں اپنے مشن کے دفتر قائم کرکے لٹریچر اور مبلغین کے ذریعہ اسلام میں رخنہ اندازی کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہاں کی فضا کب تک اس کو سازگار رہے گی"۔

آئیے! اب ہم اداریہ کے آخری حصہ کا جائزہ لیں کہ وہ کس حد تک مبنی بر صداقت ہے مُدیر صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم قادیانیت کے مبلغین اور اس کے پیشواؤں کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ انور شاہ کشمیری۔ عطاء اللہ شاہ بخاری۔ محمد حسین بٹالوی۔ ثناءاللہ امرتسری کے نام لیوا موجود ہیں جو اپنے اسلاف و اکابر کے علوم کے امین اور ان کی روِش کو اپنی آنکھوں میں بسائے ہوئے ہیں وہ اسلاف جنہوں نے ربوہ کی پُرشکوہ عمارت کو زمین بوس کر دیا ..... (ص۳)

اپنے اس دعویٰ کے بالمقابل ذرا اپنے ان ہی اسلاف کی ناکامی و نامرادی بھی خود جماعتِ احمدیہ کے اشد ترین مخالف اور اپنے ہمنواؤں کی زبانی سماعت فرمایئے

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا اُن میں سے اکثر ..... پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے سید نذیر حسین صاحب دہلوی مولانا انور شاہ۔ مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری۔ مولانا محمد حسین بٹالوی ..... مولانا ثناءاللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمهم الله وغفرلهم ..... لیکن ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہُوا۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد میں اضافہ ہُوا وہاں اُن کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ سے سرکاری سطح پر آنے والے سائنسدان ربوہ آتے ہیں"۔

(المنبر لائل پور ۲۳ رفروری ۵۶؁ و ستمبر)

مُدیر نظامِ جدید تحریر فرماتے ہیں "جنہوں نے ربوہ کی عمارت کو زمین بوس کر دیا"۔ مگر مُدیر المنبر تحریر فرماتے ہیں قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم ہوتی ہے۔ حقائق کی روشنی میں از خود اندازہ لگا لیجئے حقیقت کون بیان کر رہا ہے اور کون حقائق سے پہلو تہی کر رہا ہے؟ بفضلہٖ تعالیٰ اپنے نظام و مرکزیت کے اعتبار سے ربوہ کی ضیاء پاشیاں صرف پاکستانی سرحدوں تک ہی محدود نہیں بلکہ پوری دُنیا ربوہ کے نور سے منور ہو رہی ہے اور ربوہ آج بھی بزبانِ حال یہ اعلان کر رہا ہے

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دُعاگو
کعبہ کو پہنچتی ہیں ربوہ کی دعائیں

ظاہری لحاظ سے بھی ربوہ نے پہلے سے زیادہ ترقی کی ہے خصوصاً ۱۹۷۴ء کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ .... نے کہا "وسّع مکانک" چنانچہ اس حکم کے تحت ربوہ میں شاندار عمارتیں تعمیر ہوئیں اور ہو رہی ہیں ربوہ کی یہ عدیم المثال ترقی کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں اگر یقین نہ ہو تو اپنے کسی ہمنوا کو ربوہ بھجوا کر ملاحظہ فرما لیں

وما علینا الا البلاغ

٭

کلکتہ میں احمدیہ کانفرنس: بقیہ صفحہ (۶)

کلیں اب جلسہ ہو تجھے دعوت نامہ ضرور بھیجیں۔ سری بلدیو راج جی (جالندھر میز ایجنسی کلکتہ) نے ایک دفعہ خاکسار سے بیان کیا کہ میرا تو کانفرنس کی تقاریر سُن کر پکا وشواس ہو گیا ہے کہ یہ این۔ او والے اپنے مشن میں فیل ہو گئے ہیں اگر آپ لوگوں کے سُپرد یہ این او کا کام کر دیا جائے تو آپ صاحبان ضرور کامیاب و کامران ہوں گے۔

متفرقات: کانفرنس کے موقعہ پر تبلیغی بُک اسٹال بھی لگایا گیا جہاں کتب فروخت بھی ہوئیں اور مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ کانفرنس کے تینوں روز صبح نماز تہجد با جماعت ہوتی رہی بعد نماز فجر پہلے روز مکرم مولوی سلطان احمد صاحب مبلغ نے قرآن مجید کا اور دوسرے اور تیسرے روز مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی و مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب نے حدیث کا درس دیا۔ تمام مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام مسجد احمدیہ کلکتہ میں کیا گیا تھا۔ مورخہ ۲/۱۱/۸۱ کو بعد نماز ظہر محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت مسجد احمدیہ میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا ایک خصوصی اجلاس ہُوا

محترم امیر صاحب جماعت کلکتہ کی طرف سے اظہار تشکر

کانفرنس کی تیاری اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے احباب جماعت کلکتہ نے نہایت جوش و خروش کا مظاہرہ کیا مکرم سید محمد نور عالم صاحب احمدی امیر جماعت کلکتہ شکریہ کے رنگ میں لکھتے ہیں۔ "جماعت احمدیہ کلکتہ نے آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس کے حالیہ انعقاد کے سلسلہ میں جو محنت، مشقت اور مالی قربانیوں کا مظاہرہ کیا ہے یقیناً اپنی ان خدمات کی وجہ سے ہماری دُعاؤں کی مستحق ہے۔ مقامی جماعت کی تمام ذیلی تنظیمات۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ متحد العمل ہو کر کانفرنس کے کامیاب انعقاد کے لئے کوشاں رہیں اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں اور کوششوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے آمین مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کے ہم ممنون ہیں کہ ان کی رہنمائی اور تعاون سے ہر موقعہ پر ہم مستفید ہوتے رہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ، محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید کے ہم بے حد ممنون ہیں کہ ان بزرگوں نے ہماری دو روزہ کانفرنس میں شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے آمین۔

جماعتہائے بنگال، بہار، اڑیسہ کے بھی ہم ممنون ہیں کہ ان کے نمائندگان شریکِ بزم ہو کر رونق بزم ہوئے اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو بھی اپنے افضال و انوار سے نوازے آمین خاکسار: محمد نور عالم احمدی امیر جماعت احمدیہ کلکتہ"

اخبارِ احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل: جو بعارضہ قلب کافی عرصہ سے علیل ہیں کی تکلیف میں غیر معمولی زیادتی کے پیشِ نظر ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا ہے نیز محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کے پتے کے آپریشن کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے محترم میر صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ـــ قادیان ۳۰ رنبوت (نومبر) ـــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ جنوبی ہند کی بعض جماعتوں کا دورہ فرمانے کے بعد مورخہ ۲۷/۱۱ کی شام کو قادیان تشریف لائے تبدیلیٔ آب و ہوا کی بنا پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو کھانسی کی تکلیف ہے محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے گھٹنے کی تکلیف بھی بدستور چل رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہر دو بزرگان کو کامل صحت و شفایابی سے نوازے آمین۔

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

قادیان میں گورپرب کے موقعہ پر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی تقریر

مورخہ ۱۵/۱۱/۸۱ کو سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ کے سیلر واقع ریلوے روڈ قادیان پر بابا نانک جی کے ۵۱۲ ویں جنم دن منانے کی تقریب منعقد ہوئی جناب بھاٹیہ صاحب کی طرف سے جماعت احمدیہ کو اس تقریب میں شرکت اور تقریر کرنے کی دعوت دی گئی تقاریر کے مطبوعہ پروگرام میں مولانا امینی صاحب کا نام بھی شامل تھا چنانچہ ان کی دعوت پر اس تقریب میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ، مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد مکرم فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ اور جماعت کے بعض دوسرے احباب شریک ہوئے۔ تقریب میں مکرم مولوی صاحب موصوف نے بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و سوانح اور تعلیمات پر قریباً نصف گھنٹہ مؤثر انداز میں روشنی ڈالی۔ جسے سامعین کی طرف سے پسند کیا گیا۔

مبلغ سلسلہ مقیم یادگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم مولوی عبدالمومن صاحب مبلغ یادگیر اطلاع دیتے ہیں کہ عرصہ زیرِ رپورٹ میں مورخہ ۱۳/۱۱/۸۱ کو خاکسار، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی (سکنتو) عزیز مبارک احمد صاحب اور عزیز محمد اکبر صاحب تیماپوری کو ہمراہ لے کر بغرض تقسیم لٹریچر شولاپور گیا۔ شہر میں داخلہ سے پہلے مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے اجتماعی دعا کروائی بعدازاں شہر کے بہت سے افراد تک جماعتی لٹریچر پہنچانے کی سعادت ملی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

○ — اسی روز بعد نمازِ عشاء مجلس خدام الاحمدیہ تیماپور کا تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت کلامِ پاک کے بعد مکرم محمود احمد صاحب عجب شیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے عہد دہرایا ایک خادم نے نظم پڑھی بعدہ مکرم کے شفیق صاحب، مکرم محمود احمد صاحب عجب شیر اور خاکسار نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ یہ مجلس برخاست ہوئی۔

○ — مورخہ ۱۶/۱۱/۸۱ کو مکرم خواجہ محمد حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دیودرگ کی مخلصانہ کوشش سے مکرم عبدالکریم صاحب نوراحمدی کے مکان پر خاکسار اور دیودرگ کی جامع مسجد کے امام الصلوٰۃ نیز کمیٹی کے صدر اور دیگر اراکین کمیٹی کے مابین مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں کئی اختلافی مسائل زیرِ بحث آئے بفضلہ تعالیٰ یہ پروگرام ازحد کامیاب رہا الحمد للہ

گورپرب پر موسیٰ بنی مائینز کے گوردواروں میں تقاریر

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ عرصہ زیرِ رپورٹ میں مورخہ ۱۱ اور ۱۲، ۱۳ نومبر کو موسیٰ بنی مائینز کے مختلف گوردواروں میں منتظمین کی دعوت پر خاکسار کی چار تقاریر ہوئیں جو بے حد پسند کی گئیں ۱۱ نومبر کی تقریر کے بعد شری بلبیر سنگھ صاحب ڈی۔جی۔ ایم ہندوستان کاپر لمیٹڈ نے خاکسار کو سروپا دیا ہر موقعہ پر جماعتی لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ زبانی طور سے بھی سینکڑوں سکھ بھائیوں تک اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

بھدرواہ میں تربیتی اجلاس

مکرم عبدالحفیظ صاحب فانی سیکرٹری تبلیغ و تربیت جماعت احمدیہ بھدرواہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۵/۱۱/۸۱ کو زیرِ صدارت مکرم عبدالغفار صاحب گنائی صدر جماعت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم رحمت اللہ صاحب منڈاشی کی تلاوت کلامِ پاک کے بعد خاکسار عبدالحفیظ فانی، مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب سیکرٹری مال، مکرم ملک محمد اقبال صاحب۔ مکرم میر عبدالقیوم صاحب۔ مکرم محمد شریف صاحب منڈاشی اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی استفادہ کیا۔

مبلغ سلسلہ مقیم کیرنگ کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب، مبلغ سلسلہ مقیم کیرنگ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۰/۱۱/۸۱ کو خاکسار مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب۔ مکرم روشن احمد خان صاحب اور مکرم مشتاق احمد صاحب کو ہمراہ لے کر مانیکا گوڈا پہنچا بوقت شام ایک غیر از جماعت دوست مکرم غزنو میاں صاحب کی زیرِ صدارت جلسہ عام منعقد کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم روشن احمد خان صاحب۔ مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب۔ مکرم ماسٹر مشتاق احمد خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں جن کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ حاضری معقول تھی جلسہ کے اختتام پذیر ہونے پر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

○ — مورخہ ۱۱/۱۱/۸۱ کو خاکسار دس خدام کو ہمراہ لے کر سائیکل ٹور پر روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل مکرم شیخ محرم صاحب نائب صدر جماعت نے دعا کرائی۔ چنانچہ ہم سب سے پہلے "پان برنج" پہنچے۔ رات ہمارا وہاں قیام رہا۔ دوسرے دن براستہ "پلہ" "تو ٹاپاڑا" کے لئے روانہ ہوئے ہر دو مقامات پر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ تو ٹاپاڑا کے امام صاحب سے کافی دیر تک خوشگوار ماحول میں گفتگو ہوئی یہاں سے ہم "بازپور" پہنچے جہاں ڈیڑھ گھنٹہ تک مسجد میں گفتگو ہوتی رہی آخر میں لٹریچر دیا گیا۔ بازپور سے واپس پان برنج پہنچے گاؤں میں خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم فضل الرحمٰن صاحب، مکرم شیخ شمس الحق صاحب، مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ یہ پروگرام بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا یہاں سے رات گیارہ بجے ہمارا قافلہ واپس کیرنگ پہنچا۔

○ — محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت پر خاکسار مکرم ماسٹر شمیم احمد صاحب کے ہمراہ مورخہ ۱۷/۱۱/۸۱ کو کوراپٹ اور جے پور ہوتا ہوا O.M.P. پہنچا مورخہ ۱۸/۱۱/۸۱ کو مکرم شیخ مسیح صاحب کی لڑکی کی شادی تھی۔ مدعوین میں دیگر افسران کے علاوہ جناب جگجیت مترا جن موہن سنگھ صاحب اڑلیسہ ملٹری فورس کے کمانڈر اور ان کی فیملی بھی شامل تھی خاکسار کی موصوف سے کافی دیر تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہی آخر میں ان کو ہندی قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا جس کو موصوف نے خوشی کے ساتھ قبول کیا اس کے علاوہ حاضرین میں جن میں ہر مکتبِ فکر کے لوگ موجود تھے لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ چار بجے شادی کی تقریب میں خاکسار نے مناسب موقعہ ایک گھنٹہ تک تقریر کی جو بے حد پسند کی گئی۔ اس موقع پر بھی بعض دوستوں کو مناسب لٹریچر دیا گیا۔

مورخہ ۱۹/۱۱/۸۱ کو ہم لوگ دوبارہ جے پور پہنچے وہاں کی دو مساجد، گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس اور ایک بُک اسٹال میں جماعتی لٹریچر رکھوانا تھا نیز اپنے طور سے بھی کافی لٹریچر تقسیم کیا گیا اس طرح خاکسار کو پہلی بار اس علاقہ میں تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ الحمد للہ۔

صالح نگر میں تربیتی جلسہ

مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ سانڈھن لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۴/۱۱/۸۱ کو صالح نگر میں مکرم صدر صاحب جماعت صالح نگر کی زیرِ صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم منور احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے خدام و انصار کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور خدام کی طرف سے کئے جانے والے بعض سوالات کے جوابات بھی دئے دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

اراکین مجلس انصار اللہ کی خصوصی توجہ کیلئے

۱۲ نومبر ۸۱ء کے اخبار بدر میں آپ مکرم ایڈیٹر صاحب بدر کا اداریہ ملاحظہ فرما چکے ہیں جو کہ بڑا ہی دردناک اور دلولہ انگیز ہے اس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو اقتباس بڑے ہی قابلِ غور اور قابلِ توجہ ہیں حضور فرماتے ہیں۔

"تمام احمدی یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو سمجھ اور فراست عطا کرے کہ وہ اپنے ہی ہاتھ سے اپنی ہلاکت کے سامان نہ کرے اور خدا تعالیٰ ان کو اس عظیم ہلاکت سے جس کے متعلق پیشگوئیاں بھی ہیں بچالے"۔

نیز فرمایا — "ہر انذاری پیشگوئی دعا اور صدقہ کے ساتھ ٹل جاتی ہے ان کو تو سمجھ نہیں انہوں نے اپنے لئے دعائیں نہیں کرنیں تجھے اور آپ کو تو سمجھ ہے ہمیں ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے اور صدقہ کرنا چاہیئے"۔

اس سال سالانہ اجتماع و انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام ذیلی تنظیموں کو ۲۱-۲۱ بکرے صدقہ دینے کا ارشاد فرمایا حضور انور کے اس ارشاد کی روشنی میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے امسال اجتماع کے موقعہ پر تین بکرے صدقہ کردئے گئے ہیں باقی ۱۸ بکرے مجالس صدقہ دیں، اس کی صورت یہ ہے کہ ہر مجلس صدقہ کی رقوم مرکز میں بھجوائیں تو مرکز میں صدقہ کردیا جائیگا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اپنے ہاں مجالس کم از کم ایک ایک بکرا صدقہ کریں اور مرکز کو اس کی اطلاع دیں، اس کے ساتھ دعاؤں کی طرف بھی خصوصی توجہ دیں۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

قادیان میں شادی کی ایک تقریب !!

مورخہ ۲۰/۱۱/۸۱ کو مکرم منوّر احمد صاحب چیمہ ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ ناصر آبادی درویش کی تقریبِ شادی عمل میں آئی۔ قبل ازیں ان کا نکاح مکرمہ منصورہ جبین صاحبہ بنت مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ ربوہ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۱۳/۱۱/۸۱ کو ربوہ میں دُلہن کی رُخصتی کے سلسلہ میں اجتماعی دُعا ہوئی اور مورخہ ۱۹/۱۱/۸۱ کو دولہا کی شادی کے سلسلہ میں مسجد مبارک میں بعد نمازِ عصر محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائم مقام امیر مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اگلے روز بارات بارڈر پر گئی۔ اور دُلہن کو اپنے ساتھ لائی۔ مورخہ ۲۵/۱۱/۸۱ کو مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ نے اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ میں اڑھائی صد کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

نمایاں کامیابی

(۱) ـــ مکرم ڈاکٹر ممتاز الدین صاحب وانی ساکن اونہ گام (کشمیر) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے امسال گورنمنٹ میڈیکل کالج سرینگر کے ایم بی بی ایس فائینل امتحان میں فرسٹ پوزیشن کیساتھ نمایاں کامیابی حاصل کر کے گورنر جموں و کشمیر کے ہاتھوں طلائی تمغہ پانے کا اعزاز عطا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۲) ـــ مکرمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ ایم۔ اے بنت مکرم سید شہامت علی صاحب قادیان نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے بفضلہ تعالیٰ سیکنڈ ڈویژن میں ایم۔ ایڈ کا امتحان پاس کیا ہے۔ مکرم سید صاحب موصوف نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ پندرہ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو عزیزان کی اس کامیابی کو موجبِ خیر و برکت بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

ولادتیں

● - خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ سارہ خاتون صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ازراہِ شفقت "حامدہ" تجویز فرمایا ہے۔

خاکسار: سید آفتاب احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

● - اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو تیسرے پوتے سے نوازا ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک الاحسان۔ خاکسار: نجم النساء کوسمبی (سونگھڑہ) اُڑیسہ۔

● - نواب اکبر یار جنگ مرحوم کی نواسی محترمہ ریحانہ سلطانہ صاحبہ ساکن حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے ماہِ اکتوبر میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ خاکسار: صالحہ بیگم زوجہ اسلم خان صاحب مرحوم حیدر آباد۔

قارئین دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودین کو نیک، صالح و خادمِ دین بنائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: - ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475.

RESI. 273908.

CALCUTTA - 700073

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: - تپسیا ربر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ - ۳۹

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش: - سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ - ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD CALCUTTA - 39.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360

"اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

PHONE 23-9302

THE JANTA

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD,

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS,

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ — فون نمبر — ۴۳۴۷۱۷

ارشاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے فرزندِ آدم! اگر تُو مجھے اپنے دل میں یاد کریگا تو مَیں تجھے اپنی ذات میں یاد کروں گا اور اگر تُو مجھے کسی جماعت میں یاد کریگا تو مَیں تجھے اس سے بہتر جماعت میں یاد کروں گا۔"

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹۱)

پیشکش { محمد امان اختر - نیاز سلطانہ - پارٹنر "موٹر کنگ"
۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی۔ آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدّر ہے"

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی - وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - باری پورہ - کشمیر - ۱۹۲۲۳۲

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.

MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,

PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ویرائٹی

چپل پروڈکٹس

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل - زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز :-

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

۲۹/۴۲ مکھنیا بازار - کانپور (یو۔ پی)

حیدرآباد میں   فون ۴۲۳۰۱

ریلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

حیدرآباد موٹر ورکس

نمبر ۱۷/۸/۲۵۸ - ۵ - ۶ آغا پورہ - حیدرآباد - ۵۰۰۰۰۱

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - پائیدار اور معیاری

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ

ائیر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کوراور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

23-5222 } ٹیلیفون نمبرز
23-1652

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی

ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,
16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

ABCOY LEATHER ARTS,

34/3, 3RD MAIN ROAD
KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

فون نمبر : ۴۲۹۱۶   ٹیلیگرام : سٹاربون

سٹاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۰/۴-۴-۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲ (آندھرا)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

ترجمہ: تجھے دُور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کا نوّے واں عظیم الشان

جلسہ سالانہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے، اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔"

(الوصیّۃ)

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۶۰ ہش / دسمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

مقامِ اجتماع

محلہ احمدیہ قادیان

ضلع گورداسپور (پنجاب)

تحقیقِ حق اور تعلیمِ اسلام و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ
پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر
حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے رُوح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے
رُوحانی اور علمی موضوعات پر جماعتِ احمدیہ کے علماء کرام خطاب فرمائیں گے!!

۱۔ ہستی باری تعالیٰ (سائنس دان اور ہستی باری تعالیٰ)۔
۲۔ سیرت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اسلامی غزوات میں آنحضرت صلعم کا کردار)۔
۳۔ چودھویں صدی کی اہمیت اور پندرھویں صدی کے استقبال کی خصوصیات۔
۴۔ برکاتِ خلافت (خلافتِ ثالثہ کی برکات اشاعتِ قرآن و تعمیر مساجد وغیرہ)
۵۔ اسلام کے ذریعہ تمدنی اور معاشرتی انقلاب۔
۶۔ بائیبل۔ قرآن اور سائنس۔
۷۔ ذکرِ حبیب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح)
۸۔ احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک۔
۹۔ اسلامی تعلیم کی روشنی میں عورتوں کے حقوق اور فرائض۔
۱۰۔ اسلام اور امنِ عالم۔
۱۱۔ فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
۱۲۔ موعود اقوامِ عالم کا ظہور۔
۱۳۔ اکنافِ عالم میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت۔ اسلام کے حالات غیر ملکی مہمانوں کی زبانی۔

نوٹ

(۱) بیرونِ ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے (۲) جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳) ہمارا جلسہ سالانہ خالص رُوحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں (۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ (۵) مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سُنا جائے گا البتہ درمیانی دن مستورات کا اپنا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار: الحاج بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بھارت